نقد و نظر

تبصرہ کے لیے ہر کتاب کی دو کاپیاں آنا ضروری ہیں۔

کتاب : منشور قرآن

مرتب : عبدالحکیم ملک

ناشر: اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن ۔ پاکستان (مظفر گڑھ)

قیمت: درج نہیں

مسلمانوں میں قرآن کریم کی خدمت کا جذبہ ہمیشہ سے کارفرما رہا ہے' جمع وتدوینِ قرآن کا مسئلہ ہو یا اس کی کتابت کا' اعراب ونقاط کا معاملہ ہو یا تفسیری نکات کا' صرف ونحو کے مسائل ہوں یا بلاغت واعجاز کی بحثیں' فنِ خطاطی ہو یا تزئین ونقاشیِ مصحف کا کوئی فن' غرض ہر پہلو اور ہر جہت سے ہر دور اور ہر زمانہ میں نئے نئے انداز سے کام ہوتا رہا ہے' پریس کی ایجاد سے قبل کاتبین مصحف نے جس قدر شوق وذوق سے مصاحف کے لکھنے کا فریضہ انجام دیا اس نے پریس سے بے نیاز کئے رکھا' قرآن کریم کو خوبصورت سے خوبصورت تر لکھنے کے شوق نے فن خطاطی کو عروج پر پہنچایا آج بھی مسلمانون کے فنونِ لطیفہ میں قرآنی خطاطی کے نمونے شاہکار کی حیثیت رکھتے ہیں۔

عہد رسالت سے آج تک بغیر کسی وقفہ کے حفاظ کرام کتاب الٰہی کو اپنے سینوں میں محفوظ کرتے چلے آرہے ہیں جو بغیر کسی غلطی کے پورے قرآن کی تلاوت کر لیتے ہیں۔ایسے بھی ہیں جو روزانہ پورا قرآن کریم اپنی یاداشت سے پڑھ لیتے ہیں۔جنھیں اللہ تعالیٰ نے علم کی دولت سے نوزا ہے وہ بھی عہد رسالت سے آج تک تسلسل کے ساتھ قرآن حکیم کی تفسیر وتشریح کا فریضہ انجام دیتے چلے آرہے ہیں' آج ہمارے پاس ہزاروں تفاسیر موجود ہیں' ان میں ایسی تفاسیر بھی ہیں جو تیس تیس یا اس سے بھی زائد جلدوں پر مشتمل ہیں لیکن کلام الٰہی کے خزانے کہاں ختم ہوتے ہیں۔ ہر مفسر اپنی علمی وسعت و گہرائی کے مطابق اس بحر خار میں غوطہ زن ہوتا ہے اور علم ومعرفت کے بے شمار موتی اہل طلب کے سامنے بکھیر دیتا ہے۔

تراجم قرآن کی طرف توجہ ہوئی تو دنیا کی کوئی قابل ذکر زبان ایسی نہیں رہی جس میں اس کتاب مقدس کا ترجمہ نہ ہوا ہو' یہ سلسلہ بھی پورے ذوق وشوق کے ساتھ جاری ہے۔ کچھ اہلِ علم وفن نے قرآن حکیم کی آیات اور مضامین و مطالب سے بھر پور استفادہ کے لیے قرآن کریم کے فہارس اور اشاریئے مرتب کئے جس کی وجہ سے عام طالب علم کے لیے بھی قرآن کریم سے استفادہ اور اس کے مضامین کی تلاش وجستجو آسان ہوگئی' بعض اشاریئے تو اس قدر مقبول ہوئے کہ وہ نہ صرف یہ کہ ہر لائبریری کی زینت بنے بلکہ اہلِ علم کے لیے بھی ناگزیر ہوگئے۔فواد عبدالباقی کی "المعجم المفهرس لالفاظ القرآن الكريم" سے قرآن کا ہر طالب علم واقف ہے عربی اور اردو میں درجنوں اشاریئے موجود ہیں پھر بھی نئے نئے اشاریئے' نئے نئے اندازے سامنے آرہے ہیں۔قرآن کریم کی فہارس اور اشاریئے مرتب کرنے کا کام صرف دینی علم کے ماہرین ہی انجام نہیں دے رہے ہیں بلکہ اس میدان میں وہ حضرات بھی وارد ہوئے ہیں جن کا اپنا موضوع سائنس ہندسہ یادفاعی امور ہے' لیکن قرآن سے محبت اور تعلق انھیں اس خدمت پر آمادہ کئے ہوئے ہے۔

اس وقت ہمارے پیش نظر محترم عبدالحکیم ملک صاحب کا مرتب کردہ اشاریہ ''منثور قرآن کریم'' کا دوسرا ایڈیشن ہے۔ جسے اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن مظفر گڑھ پاکستان نے شائع کیا ہے۔ یہ اشاریہ بیک وقت تین زبانوں میں ہے اور ایک ہزار دوسو چوہتر صفحات پر مشتمل ہے۔ اس اشاریہ کی نمایاں خصوصیات یہ ہیں کہ اس میں اردو اور انگریزی کے مشہور تراجم سے استفادہ کیا گیا ہے۔ البتہ جہاں اردو اور انگریزی کے قدیم اور ثقیل الفاظ استعمال ہوئے انھیں بہت احتیاط کے ساتھ سہل اور آسان الفاظ سے بدل دیا گیا ہے اور یہ سہل الفاظ بھی بعض معاصر اہلِ علم کے تراجم سے لیے گئے ہیں۔

یہ اشاریہ مکمل قرآن کریم کا ہے اس میں قرآن کریم کے متن کی صحت کا پورا پورا اہتمام کیا گیا ہے۔ مشہور تاریخی واقعات کے لیے جو عنوانات قائم کیے ہیں وہاں سن ہجری اور سن عیسوی دونوں دیئے گئے ہیں۔ کتاب کو غیر ضروری ضخامت سے بچانے کے لیے آیات کو مختلف موضوعات میں اور باربار ذکر کرنے کی بجائے بیشتر جگہوں پر عنوانات کے آخر میں آیات کے حوالوں کے اندراج پر اکتفا کیا گیا ہے۔

عبدالحکیم ملک صاحب نے اس اشاریہ کو بیس ابواب میں تقسیم کیا ہے اور ہر باب کو کتاب کا نام دیا ہے' پھر ہر کتاب کے تحت چھوٹے چھوٹے عنوانات قائم کئے ہیں جس کی مدد سے عام قاری کو اپنی دلچسپی کے موضوع سے متعلق آیات ومضامین کی تلاش آسان ہو جاتی ہے' آخر میں ایک کتاب متفرقات پر مشتمل ہے جس میں قرآنی دعائیں تمثیلات ' اماکن وغیرہ مذکور ہیں۔

مولف نے بڑی محنت اور عرق ریزی سے مضامین قرآن کا ایک تفصیلی اشاریہ الف بائی ترتیب سے بھی مرتب کیا ہے جو اردو میں کتاب کے کل ترپن (۵۳) صفحات پر مشتمل ہے' اس

تفصیلی اشاریہ نے بحث وتحقیق میں مصروف قرآنی علوم کے طلبہ کے لیے مزید سہولت پیدا کر دی ہے۔عربی اور انگریزی زبان میں بھی دونوں اشاریے موجود ہیں۔

مولف موصوف نے مضامین قرآن کو کل اکیس کتابوں میں تقسیم کیا ہے اس کی ترتیب محل نظر ہے اس پر ایک نظر ڈالتے ہی یہ محسوس ہوتا ہے کہ مؤلف نے ان کی ترتیب میں کسی منطقی ربط کا خیال نہیں رکھا۔ ہماری رائے میں کتاب العقائد ہی کے اندر الگ عنوانات کے تحت توحید رسالت محمدﷺ معاد وآخرت' گزشتہ انبیاء پر ایمان' صحف سماویہ پر ایمان' تقدیر پر ایمان وغیرہ کو شامل ہونا چاہیے تھا۔ عقائد کے بعد دوسری کتاب ابطال عقائد باطلہ پر مشتمل ہونی چاہیے' مولف نے اسے پندرھویں نمبر پر رکھا ہے۔پھر کتاب اوصاف دینِ اسلام اور کتاب دعوت دین کے درمیان ''کتاب متعلقہ غیر مسلمین'' بالکل بے ربط محسوس ہوتی ہے' کتابوں کی اس ترتیب میں اگر کسی اچھے مصنف سے مشورہ کر لیا جاتا تو یہ ترتیب زیادہ مربوط اور بہتر ہو جاتی۔

ہماری دیانت دارانہ رائے یہ ہے کہ اگر مولف موصوف اس کتاب کو صرف دو زبانوں انگریزی اور اردو میں مرتب کرتے تو زیادہ بہتر ہوتا' اس لیے کہ یہ اشاریہ اہلِ عرب کے لیے زیادہ مفید نہیں ہوگا۔عربی زبان میں بہت سے اعلی وعمدہ اشاریئے موجود ہیں۔

مولف اگرچہ عربی زبان جانتے ہیں لیکن عربی زبان میں علمی مضامین مرتب کرنے کا غالبا انھیں تجربہ نہیں ہے اس کتاب میں اردو اسلوب کو عربی کے قالب میں ڈھال دیا ہے جس سے اہلِ عرب نامانوس ہیں' اور عربی زبان وادب کا اچھا ذوق رکھنے والوں پر بھی یہ انداز بیان ناگوار گزرتا ہے' مثلاً اعلان ابراہیم علیہ السلام بتدبیرہ صفحہ :۹۵۱ یا اسی صفحہ پر اقدام ابرہیم ابی تکسیر الاصنام یا تصور التسجین وغیرہ۔

عربی میں پروف وکتابت کی غلطیاں بھی ہیں صفحہ: ۵۶۴ پر'' لا إصــــــــــلاح

المجرمین ''تحریر ہے۔ یہ لإصلاح الجرمین ہونا چاہیے' صفحہ :۹۵۸ پر استعجاب سارہ علیہ السلام لکھا ہے حالانکہ یہ علیہا السلام ہونا چاہیے صفحہ: ۹۴۹ پر استغفارۃ ابراہیم علیہ السلام تحریر ہے' معلوم نہیں یہاں کس لیے گول ۃ کا اضافہ کیا گیا ہے۔صفحہ: ۵۶۷ پر عنوانات میں "لا تلبسواالحق اور لا تکتموا الحق" میں جمع کا الف موجود نہیں' اگلے صفحے ۵۶۵ پر اقامۃ محافظۃ حدود کی ترکیب بھی محل نظر ہے پھر متن قرآن میں لفظ ''حدود اللہ'' گیارہ مرتبہ آیا ہے اور یہ احکام وشعائر کے مفہوم میں استعمال ہوا ہے' مؤلف موصوف نے زنا کی سزا اور قصاص ودیت کے درمیان اس انداز سے عنوان قائم کیا ہے جس سے ایسا لگا ہے کہ مولف کے پیش نظر وہ اصطلاحی مفہوم ہے جو اسے فقہاء نے دیا ہے۔

یہ وہ چند چیزیں ہیں جن کی طرف توجہ ضروری ہے' نئے ایڈیشن میں یقیناً ان باتوں کا خیال رکھ کر اس اشاریہ کو مزید بہتر بنایا جاسکتا ہے ۔البتہ عربی حصہ کے بارے میں ہمارا مخلصانہ مشورہ یہ ہے کہ اسے نکال دیا جائے تو بہتر ہوگا۔ اس سے کتاب کا حجم بھی کم ہو جائے گا' اور اس کا اثر کتاب کی قیمت پر بھی پڑے گا' اس طرح کتاب لوگوں کی قوتِ خرید کے دائرہ میں آجائے گی۔ یا کم از کم قیمت کا کچھ بوجھ تو کم ہو جائے گا۔ ایک صورت یہ بھی ممکن ہے کہ صرف قرآن کریم کے متن کو باقی رکھا جائے اور عربی میں دیئے ہوئے عنوانات' فہرس واشاریئے وغیرہ ختم کر دیئے جائیں۔قرآن حکیم کے عربی متن سے اردو دان اور انگریزی دان حضرات دونوں فائدہ اٹھا سکیں گے۔

(ڈاکٹر محمد یوسف فاروقی)

ڈائریکٹر جنرل شریعہ اکیڈمی' اسلام آباد